

بسم الله الرحمن الرحيم

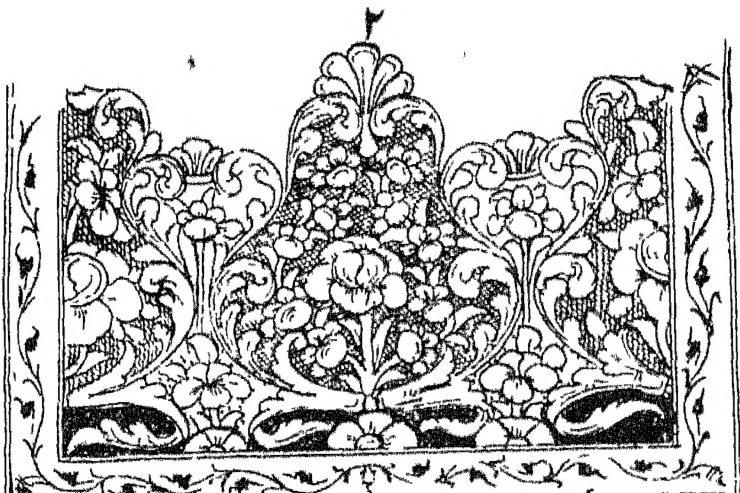
بسم الله الرحمن الرحيم



مورد الحنفی

مورد الحنفی

اور حکیم پر حق ہر اوستے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ ست دنیا و مافیہا کو سپرد کیا اور اسپرناورنادر صورتیں کھینچیں اور عمدہ عمدہ صورتیں بنائیں اگر نظر غور سے دیکھتے تو معلوم ہو کہ ہر ذرہ اور ہر ذرہ کی قدرت کاملہ کے اثبات کے لیے مثل آفتاب خشان نور اور ہر ورق شجر اور ہر ہڈی حکمت بالغہ کی شہادت کے لیے مانند دفتر نمایان قطع نظر اس سے پہلے نبی و رسولین کہ ایک عالم غیر تو غور قابل کیجیے تو مانند آفتاب نہ صرف النمار کے عیان ہو کہ ہر نفس بریل کو کس خوش اسلوبی سے کھینچا اور خیر عادم سے فضا سے وجود میں لایا اور ظلمت رحم میں تفصیل اخرا اور تقاسیم اعضا کو کس خوبی کے ساتھ مرکب کیا اور عناصر مختلف کو کس حسن انداز سے مخلوط کر کے ترتیب دیا اور قندیل مظلم غالب کی مصباح حیات سے روشن کیا اور تنگ و تاریک راہ سے نکالا پھر واسطے پرورش کے ان باپ کے دلون میں رحم ڈالا اور سپدائش کے پشت پر سے دو دھڑ پستان مادر میں جو وجود کیا اور اوستی کو باعث زندگی و سبب نشوونما می مولود فرمایا آخر رفتہ رفتہ طاقت گفتار و قوت رفتار عنایت کی اور شنوائی اور بینائی دی اور انواع لذات سے بہرہ ور فرمایا اور اقسام بلیات سے بچایا اور اس خالق بے ہمتا کے سوا کون ہی کہ ایک روگنما پیدا کر سکے یا کسی چیز کو اصلاح یا سبب خواہش کسی مطلب کو حاصل کرے وہی قادر ہی اور کار ساز اور وہی معطی ہی اور بے نیاز وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی اور جو چاہا کیا اور جسے چاہیے دیتا ہی اور جسے چاہا دیا اور اسکے کارخانہ قدرت میں مجال چون و چرا نہیں اور اسکے خزینہ رحمت میں اسکان نقص و زوال اصلا نہیں ہر شے بے منت ہی اور وہندہ بے منت کافر و مسلم سب کو



أَكْبَرُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ لَهُمُ الَّذِينَ  
 كَفَرُوا رَبَّهُمْ يَعْلَمُونَ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَى أَجَلًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى  
 عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمُوتُونَ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ  
 وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ يَزَعُ لَهُ مَا عَشِيتُمْ مِنْ  
 شَأْنِكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَدَّفَ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَائِلًا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي  
 أَصْحَابِ الْمَكِيدَةِ إِنَّا اللَّهُ وَمَلَكُوتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْمَوْلُودِ الْمُسَوِّدِ  
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ فِي الْإِسْلَامِ وَالْوَحْدَانِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ  
 مَا كَانَتْ الدُّنْيَا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ بَعْدَ اسْكَنْتُمْ جَانُوا وَرَأَاكُمْ مَبْرُكًا اسْكَنْتُمْ جَانُوا فَارْطَقُوا

عرج جان براجم قاجو سیش بوہر دم	اگر سالک طریق مصطفیٰ را اقتدا گوید
<p>پیچ کر اتباع اوس سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی باعث فلاح دارین اور جو حب ترقیات کونین ہی کیونکہ خدا کے کریم نے فرمایا ہوں <b>مَنْ طَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَبْلَ فَارَ</b> <b>قَدْ اَعْطِجَا</b> اور جو کوئی کے پرچلے اللہ کے اور اوس کے سول کا اوستہ پانی بڑی <b>مَرُو</b> اور فرمایا <b>وَاطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَنَعْلَمَنَّ حُجَّتَكُمْ</b> اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تو کہ تم پر رحم ہو اس واسطے کہ اطاعت اوس سول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت خدا کی ہی جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہوں <b>وَمَنْ طَاعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ قَدْ اَطَاعَ اللَّهَ</b> جس نے حکم مانا رسول کا اوستہ حکم مانا اللہ کا اور یہ اطاعت مستلزم محبت حضرت رب العزت ہو جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہوں <b>فَاَتَعْبُدُنِي يَا مُحَمَّدٌ</b> تو اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ کو چاہے <b>بَابِ</b> کہ گویا ہو کہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل الاصول دین کی ہوا و محبت روح ایمان کی اس واسطے کہ بغیر محبت کے متابعت نہیں ہو سکتی اور اگر بطور رسم زمانہ کریں بھی وہ چندان محمود نہیں <b>قال الکافی</b></p>	
ایسا العناق شیدہ جناب مصطفیٰ لاکھ خورشید قیامت کو تصدق کیجیے عارض حوران جنت کو نہ کیجئے آنکھ کاہر آنکھ خورشید قیامت کو نہ کیجئے آنکھ کاہر	عین ایمان ہو تو لاسے جناب مصطفیٰ بر سر اک نور سیما جناب مصطفیٰ والہ حسن کہنے پاسے جہاں ہے مصطفیٰ عانتقان چشم رخسارے جناب مصطفیٰ



رزری و تیا جو کفر و عصیان کے سبب سے نوازش و احسان بند نہیں فرماتا پس ایسا بنا جس  
خوش اندک زمانہ پر ماقہ ہوا ورنہ خوف ورجا کہنا سرسبز جہالت بھلا محتاج  
حاجت برائی کہ ہوتی اور رضی سے طبابت کہان عمل میں آتی ہی پس حق تعالیٰ تعریفیں  
بزرگی اور جس قدر شنا و شکر گذاری چاہیے بالکل اوسے جو و مطلق کو سرا واری ہو

### مولانا معین الدین ہروی

جہرہ ہر ذائقہ سبکباز کہ توحید خدا گوید	بدین آلودگی ذاتہ ہر تقدیر آشنا گوید
اگر بزم صفات سے منع او کو یہ بیان ماند	کہ رو ریافتہ سرور و وحدیت آشنا گوید
بنی جانی کہ لا احصی شنائت کو بداجرت	کہ یار و کو بیانی از کمال کبریا گوید
دران ہمراہ انوار تجلی سے کسند جلوہ	تخیر علم را سو سے عدم راہ جلا گوید
نہاں نہ ہا نہ آئینہ و انور لا ہوتی	در آید تا خیالش را از اسو نہ انجلا گوید
ملک ہم نام او دانند و بس کہ بندہ ہروی	چونابنبا سے ماورز کا و ضما نفسیا گوید
ہمان سو کہ تہذیب با یک کاف منون	چو داغ صنع وارد وصف او کے عقل مانگوید
سیوان نیز بکدر آن گیا کرنا ابھیر وید	چیزان اوست تو اند کہ وصف ان گیا گوید
نہ انکار است ازہ سے کہ او پویش سے زار	نہ انکار نیز سید اند کہ او چون و چرا گوید
زہ نش قطر عقل کہانی کبریا جبری	بقطرہ بحر و رنج کسی این با جرا کو با گوید
تا بجزد داغ عقل اور اکثر بان رکش	کہ یہ مرحہ گوید وصف خورشید زہ کو با گوید
نہندین غافلان آگہ از و انکس آگہ شد	گذارد جبرائیل ہرگز کہ او نام خدا گوید

صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک میری اولاد اور مان اور باپ اور مال سے اور  
 اوس ٹھنڈے پانی سے جو پیاس کے وقت ملے زیادہ تر محبوب ہیں اور یہ بھی  
 اخباروں میں آیا ہے کہ جب وقت زید بن وثنہ کو کفار مکہ مار ڈالنے کے لئے حرم  
 باہر لائے تب ابو سفیان بن حرب نے زید سے پوچھا کہ اسے زید قسم ہی تجھے سچ کہہ  
 کہ اگر اس وقت تیری عوص بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کروں اور تجھ کو  
 چھوڑ دوں تو تو اس بات پر راضی ہو زید نے کہا تم خدا کی میں اس امر کو گوارا نہیں کرتا  
 بلکہ ہرگز نہیں چاہتا کہ ایک کانٹے کا درد اوس جناب کو پہنچے اور میں اپنے  
 لوگوں میں آرام سے رہوں یہ جان کیا عبادانہر جان مقدس ہو و خدا اس محل میں  
 عاشقان صادق باغین غل نامق بن مولوی کافی

جان دل اوس شہ لولاک یہ قربان کیجئے	اوس کے قدموں پہ تصدق دیل جان کیجئے
مال کیا چیز ہواک جان کی حقیقت کیا ہے	لاکھ جان فروش رہو نقد مہ جاناں کیجئے
بچ گئے جسکے شفاعت کے سبب فوج سے	ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجئے
آجیب دولت دیدار ہی ہم کو نہ ملی	کیون نہ اس عمر کو صرف غم بھران کیجئے
سانسے آپ کے اسی مہر سپر رحمت	عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجئے
شدت رنج و محن جرم و گنہ کی کثرت	یا غم دور کو انھما رسنایان کیجئے
آب تو اسی رحمت عالم لب اعجاز کے تھما	کافی خستہ دل ریش کا در مان کیجئے

روایت ہے کہ جب احد میں آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات فرمایا کاغل ہوا تھا

حور و غلمان سنکے سب سے تانائی ہو سکے	جو ہوا محو تجلا سے جناب مصطفیٰ
رات دن یہ دعا کافی شوریدہ حال	کر عطا یا رب تو لاسے جناب مصطفیٰ
گر جنون بھی تو عشق احمدی ہو جنون	ہوا اگر سودا تو سودا ہے جناب مصطفیٰ
اور مولوی لطف علی نے کہا	
عشق محبوب ایدل جسے حاصل نہیں	لاکھ مومن ہو مگر ایمان یگانہ نہیں
اور حضرت آشفقہ فرماتے ہیں	
واجب ہے مجھے آپ کی تکمیل محبت	بے شک مگر ایمان کا یہی رکن دوم ہے
اب اس محبت کے معنی علماء نے بیان کیا ہے کہ محبت موافقت کرنا محبوب کے نسبتہ جمیع احوال میں اور فنا ہونا محب کی صفات کا محبوب کی ذات اور صفات میں آمیز ہو کر نادل سے اس چیز کو جو سوچا محبوب ہے اور محبوب کی طلب میں اور اس کے شوق دیدار میں اس کا سفر کرنا اور اس کے ذکر خیر میں زبان کو شیفہ کرنا ہو تو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لایا دل لگا کر اور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی نہ ہوگا لیکن بعضوں نے اس محبت سے بہت غلط فہم کیا اور بعضوں نے تھوڑا اس میں شک نہیں کہ حضرات صحابہ کبار کو اس نعمت عظمیٰ سے حظ کامل حاصل تھا اس واسطے کہ شعر	
وہ حق عشق احمدی گان چیدہ خود را	بجا صان شاہ می بخشدے نوشیدہ خود را
اخبار میں آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا	

تب زید نے بہت زاری اور دعا کی کہ اے پروردگار میری آنکھ کی بنیائی کو لے لے تاکہ  
میں بعد اس محبوب کے دوسرے کو نہ پہچنوں **لمؤلفہ**

دیدہ ہر دیدار سے دلبرست | ورنہ دیدہ کو رہودن خوشترست

پس اونکی آنکھ کی بنیائی جاتی رہی سجان اللہ کیا کہنا یہی لوگ سچے عاشق حضرت  
خیر الانام ہیں عشق و محبت کا دم بھرنا انھیں لوگوں کا کام ہی لیکن حق یہ ہے کہ اگر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں جان و مال بلکہ ہر دو جہان تصدق کر دیا جاوے  
آپ کے احسان بے پایان کی سکافات ہرگز عمل میں نہیں آوے گی کیونکہ یہ خودماند آفتاب  
نصف النہار کے ظاہر ہے کہ آپ کے احسان کسی کا احسان بڑھ نہیں سکتا نہ آپ سے  
کوئی شفیق تر ہو سکتا آپ ہی کی توجہ و طفیل سے ہدایت کی راہ ملی اور قیامت  
میں بھی رستگاری اور مدارج علیا کی رسانی آپ ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوگی  
آپ نے دنیا میں رشد و ہدایت کے لیے بڑی کوششیں کیں اور امت عاصی کے  
واسطے بہت تعب کھینچیں جتنے کہ تمام تمام رات بیدار رہ کر امت عاصی کے لیے  
دعا و استغفار فرماتے اس ریاضت شاقہ سے پاکسارک ورم کر جاتے اور قیامت  
میں بھی بساط شفاعت بچھا کر اسی اتنی فراوانی کے اور گنہگار ان امت کو آتش و جحیم  
نجات دلا کے بہشت میں داخل کرینگے پس ایسے محسن و مشفق کے سکافات احسان  
جان و مال سے کیا ہو سکتا و مکان تصدق کر دینے سے بھی کچھ ادا نہواور کیونکہ یہ سچا ہے کہ  
خود خدا ہی کریم فرماتا ہے اَللّٰہُ اَوْفٰی بِالْعٰہِدِ یعنی نبی سے لگاؤ ایمان والوں کو

تو بہت سی عورتیں دسینے میں جمع ہوئیں اور فریاد کرنے لگیں اس میں سے ایک  
بی بی انصاری باہر نکلی اور لاشیں ان کے بھائی اور بیٹے اور خاندان کی جو بنگالہ میں  
شہید ہوئے تھے آگے اوس بی بی کے آئین اور منہوں کے اون لاشوں پر کچھ التفات  
نکلیا کہ وہ کیا بین اگرچہ لوگوں نے اونکو بتایا کہ یہ لاش تیرے بھائی کی اور تیرے بیٹے کی  
اور تیرے خاندان کی ہیں بلکہ وہ یہی پوچھتی تھیں کہ راحت جان عاقلان چارہ  
فراسے در و نہان چشم و چراغ عالم سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم انان ہیں اوگوں نے  
کہا آگے ہیں بے اختیار ہو کر دوڑی اور دامنِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا پکڑ  
کے عرض کی مولانا جامی علیہ الرحمۃ

گلہ زول سازو گہ در دیدہ جا	ہر دو جا سہے است امیر الدجی
طوبی آمدت تو وقت خیرام	گر خرا مر سوسے اطوبی لنا
تا بہر چشمے ز راہت سر سہ برد	حیثم بن داروغہ ہار از ضیا
من نگویم بندہ خویشم شمار	نیت حکمے بندہ را بر بادشا
خواہم از دل بر کشم پیکان تو	لیکن از دل بر نمے آید مرا
پر وہ بکش چون نمودی آن دور	تارخت بینیم بعد از عمر ما

یا رسول اللہ ان باپ سیر آپ پر فدا ہوں جب آپ سلامت ہیں تو مجھ کو  
میرے دوستوں کے فریاد کو کچھ اندیشہ نہیں اور زید بن جہاد نے انصاری اپنے باغ میں  
کچھ کام کر رہے تھے کہ اوسکے بیٹے نے اگر حضرت کی وفات کی خبر دی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور عرض کی	
لہو لا تا جاتی علیہ الرحمۃ	
روحی خدا کا امی صنم بطمی لقب	آشوبہ ستر کا شور عجم فتنہ عرب
کس نیت در جہان کہ حسنت بچاند	ایں رکماں اب تر زہر عجب
دل باد منزل غم و سرناک بہ قدرست	ابین رجب ایوان با طرب
تازت تو شب ستہ و خستہ آفتاب	وہ لیلہ اللہ بہ اور درویش
ہر کس نیافت جرعہ از جام و صدمہ	زین بزم گاہ تشنہ بہر رفت و شک لب
رفتن بسطرقی ادب نیت در نیت	ماداشتیم دست سید ز ما ادب
فرمایئے قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا قیامت کے واسطے تو نے	
کیا عمل کیا ہو جو قیامت کو پوچھتا ہے کہ کمالہ لولہ	
احمال خیر کام سے ملت پناہین	بہ ان ہوں بار جرم کیوں مین و نہین
رہتا ہے روز شب مجھے عصا کا کاشٹاں	و کھلا دین منہ خدا کو یہ لایق رہا نہین
قصہ کوتاہ	فوق رہاوی
ہر سیاہ بختی سے میری تقدیر ناپا	روزِ محشر پر پڑے گرسایہ اوسکا شہ
یا رسول اللہ میں نے نماز روزے اور صدقہ قیامت کی واسطے تیار نہین کیا	
لیکن خلیکوارا اسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا تو بہنو دوست	
رکھتا ہے اوسے کے ساتھ ہر فطوی لکھم یا ایہا المجنون و کثر سے لکھ	

زیادہ اپنی جان سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تُو مِّنْ أَحَدٍ كُمْ حَتَّى  
 أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یعنی نہیں میں  
 ہوتا ہوں کوئی تم میں سے جب تک کہ دوست تر نہ ہوں میں طرف اس کے اس کے نفل اور مال اور فرزند  
 سے اور اس کے باپ اور تمامی آدمیوں سے پس اس صورت میں ضرور لازم ہے کہ ہر مومن بہترین  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں مصروف ہو اور جناب باری کی شعا و خواہش کا

### سناجات مولفہ

اللہ کی عطا عشق محمد مصطفیٰ مجھ کو	محمد کی محبت سے سدا رکھ مبتلا مجھ کو
دو اسے جان شستا فان ہو دیدار رسول اللہ	ترتیباً ہر دل برضطر عنایت کر دو مجھ کو
بہت دین سے تمنا ہے ترے دیدار کی دل میں	وے محروم رکھتا ہے یہ نجات تار سا مجھ کو
اگر یہ دیر نہ ناپاک رویت کے نہیں قابل	تو اپنے فضل سے کرو دوسری آنکھیں مجھ کو
نہ تھو کو بن سلطنت پر نہت کشور کی بھی یارب	جو کرے احمد مختار کے در کا گدا مجھ کو
ہماری شومی اعمال وان جانے نہیں دیتی	تو اپنے فضل و رحمت مدینہ میں بلا مجھ کو
شب اندوہ ناکامی بیل در و ز روشن سے	دکھا کر دے انور ایسہ ہر دوسرے مجھ کو
یہمان ہر مایہ حسن عمل بالکل نثار دہی	بھروسہ ذات تیری ہو پس یوم الجزا مجھ کو
لو اسے حشر کے نیچے اگر فیاض جاوین	تو بچھرا ہواں محشر سے نہو وشت ذرا مجھ کو

اب اس محبت کا نتیجہ سنو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھے دوست  
 کیا گا وہ جنت میں میرے ساتھ رہے گا اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ کبک شخص



روتے تھے اور عاجزی کرتے تھے اور غایت ادب و تعظیم و ہیبت کے سبب  
 اون کے بدن پر بال کھڑے ہو جاتے تھے ابو ابراہیم نے کہا ہر کہ جس وقت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تو ہر سون پر واجب ہے کہ عجز و انکسار کرے اور مودب  
 رہے جیسا حضور میں اوس جناب کے مودب رہتے تھے اور انکسار کرتے تھے  
 اور علامہ خفاجی شرح شفا میں لکھتے ہیں مَجْلِسُ حَدِيثِهِ كَجَلْسِهِ حَبَائِعُ  
 اَيُّكِي حَدِيثِ كِي مَجْلِسِ قَائِمٌ قَامَ حَيَاتِ كِي مَجْلِسُ كِي كُنِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسَارِكَةَ بَيَانُ  
 كِيَا كِيَا كِيَا رُوِيَ عَنْهُ مَالِكُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ حَدِيثُ شَرِيفٍ پڑھتے تھے اور میں بھی اوس کے  
 پاس حاضر تھا اتفاقاً اوس وقت بچھونے آپ کو سولہ بار نش مارا اور اوس کے در رنگ آچکا  
 زرد ہو گیا لیکن حدیث پڑھنا موقوف نہیں کیا جب تمام و کمال حدیث پڑھ چکا اور مجلس  
 برخاست ہوئی تو سینے پوچھا کہ اے اباعبد اللہ آج کے روز تجھے ایک کام عجیب  
 دیکھا اوسنے کہا کہ ہاں سینے حدیث شریف کی تعظیم و تکریم کیواسطے صبر کیا  
 اور صرف نے بیان کیا ہے کہ جب لوگ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے گھرتے تو لونڈی  
 آپ کی باہر نکل کر پوچھتی کہ تم شیخ کے پاس حدیث شریف سننے آئے ہو یا مسائل  
 پوچھنے اگر دے کہتے کہ ہم مسائل پوچھنے آئے ہیں تو لونڈی جا کہتی شیخ اونھکر  
 چلے آتے اور مسائل بیان فرماتے اگر دے کہتے کہ ہم حدیث شریف سننے آئے  
 ہیں تو پہلے غسل کرتے اور لباس نیا پہنتے اور خوشبو لگاتے اور چادر سیاہ یا سبز  
 اوڑھتے اور عمامہ سر پر رکھ کر باہر آتے اور ایک تخت بھی اوس کے لیے بیٹھنے کے فخر

## مناجات

یا الہی خشر میں خیر الورا کا ساتھ ہو	رہمت عالم جناب مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الہی ہی ہی و نزات سیری التجا	روز شرف شافع روز جزا کا ساتھ ہو
یا الہی جب قریب نیرہ آوے آفتاب	اوس ہزار وار خطاب الضحیٰ کا ساتھ ہو
یا الہی خشر میں نیچے کو آحمر کے	سید سادات خزانہ یا کا ساتھ ہو
یا الہی بل کے اوپر بھی ہنگام گزر	دستگیر بکسیان اوس پیشوا کا ساتھ ہو
یا الہی جب محل میزان میں تلنے لگے	سید ثقلین ختم انبیا کا ساتھ ہو
یا الہی جب قیامت میں جھینجھک لگیں	اہل بیت مجتبیٰ آل عبا کا ساتھ ہو
یا الہی شغل نعت مصطفائی میں ہوں	جسم میں جان جہانک سیر فی کا ساتھ ہو
بعد مرنے کے بھی یہ کافی کی یارب دعا	وقف اشعار راحت مصطفیٰ کا ساتھ ہو

اب اوس محبت کی علامتیں سنیں کہ سچاۃ علامات کثیرہ بڑی علامت آنسور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرنا اور آپ کے ذکر خیر سے تر زبان رہنا ہی سوائے  
اسکے علامات محبت سے آنسور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بھی ہو کہ آپ کے آل اور صحابہ  
کے ساتھ محبت رکھے اور جبوقت نام مبارک کو تنہا غایت خصوص و خصوص  
سے آپ پر درود و سلام بھیجے اور جب آپ کا ذکر آوے تو بہت آپ کی توقیر اور  
تعظیم کرنے اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ ہو وہ یہ بعد وفات آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے جب حضرات صحابہ آپس میں حضرت کا ذکر کرتے تھے تو اوقات

بے مقدم زانو زوہ وستان خاکساری کہینہ گیا گلزار میں بھاواری چھل فیاض الدین  
 ابن معز الدین عفا اللہ عنہما نے مارج النبوة و سراج النبوة در وضیۃ الاحیاء اب  
 و تفسیر روفی وغیرہ کتب معتبرہ سے روایات صحیحہ چن چن کر ان اور ان میں جمع کر کے  
 فہرست عملنامہ زندگی بنایا اور غلط نامہ وجود ناپائدار کو اصل اصلاح میں لایا  
 اس فیصل آئی ہے یہ کہ یہ اوراق مختصر سحرست حضرت خیر البشر صلوات اللہ علیہ  
 و علی آلہ الاطہار و گار دنیا اور باعث نجات عقبی ہیں اور مقبول و لو الالباب و تحفہ  
 مجلس احباب بنین اور چونکہ اس کتاب میں نہ کہ صفحات حضرت خیر الکائنات لکھا گیا ہے  
 باین لحاظ اگر اسے فیاض الراح کہیں تو بجا ہے فلسفہ فی المفسر و یعون اللہ الملائک و روح  
 آئی بہار اب ہر چمن بہ بلبل و گل کا وطن بیرون حرم نعرہ زن آتے ہیں شیخ و برہن  
 زاہد سے کہ وہ یہ سخن بہ فصل گل تو بیشک گل پر عیش جانیں ہیں بخوار کا سیکھ چلن  
 آئی بہار جانفزا فی گلستان میں صبا پیغام وصل دے باگل لکھ لاکر سنس پڑا  
 موج ہوائے داکیا ہر غنچے کا بند قبا بلبل یہ کہتی ہے صدا اب میں ہوں اور سیر چمن  
 ابر بہاری جا بجا چھڑکاؤ سا کرنے لگا بدلی گلستان کی ہوا ہر شعلہ چھو لا اوچلا  
 تاجان دل ہو مبتلا شیطا بن کہ صبا سلجانی ہے صبح و مساسنیل کی لفظ پر  
 ساقی جو تہن و تنگ ہے مست نہ گارنگ ہے مطرب جو خوش آہنگ ہے بخونوا چنگ  
 دل عیش کا اور تنگ ہے غم خستہ دل تنگ ہے بلبل جو خوشن لگتا ہے خوشی گل پر خند زن  
 سو نکھن بھولو کنی ہرک ہیوش ہون رو ملک یکھن غنچہ کی حجاب آتیا غم کی پلک  
 برق بجلی کی جھلک و زائل سے اہلک کہ تھا جہ سے فلک دیکھیں سب مرد و زن

باہر لاتے اور اوپر نہایت عجز و انکسار سے بیٹھ کر حدیث شریف پڑھتے اور حدیث  
 شریف پڑھتے تک سنجور جلاتے رہتے یا بن قویہیات ذکر میلاد شریف آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی جو منجرا مار محبت اور شہر شمار رحمت ہی اسمین کچھ نہک نہیں خصوصاً  
 اس زمانہ فتنہ و فساد میں کہ بسبب بعد زمانے کے انہارے روزگار کے اوضاع و احوال  
 میں فرق آگیا ہو بغرض یا ودلانے غلطی و جلال اور بھڑکانے آتش عشق و عقیدت  
 جناب خاتم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتقاد اس قسم محافل فیض مشکاں کا مستحسن  
 و کشیدہ نظر آتا ہے قطع نظر ان چکایا ہے جو اس عمل خیر کے بشیر سعادت ہیں اہل ہوا کیوں  
 یہ ایسا سنگ کافی ہے جو حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 تواتر ہو ابوالہب کی لونڈی ثویبہ نے ابوالہب کو یہ خبر فرحت اثر پہنچائی کہ تیرے  
 بھائی یا احمد کے گھر میں فرزند تولد ہوا ابوالہب یہ خبر دے جانظر سنکر ثویبہ کو آواز دیا اور  
 کہہ کیا کہ مولود کو شیر دیکھ ابوالہب نے ہر یہ شادی اور سرور اس مولود کو دیکھو اسے کیا  
 تے یا ابوالہب نے اس کے عذاب میں یہ تحصیف فرما کر خاص کر سیر کے دن کا عذاب ابوالہب  
 پر سے اٹھایا پس جو مسلمان اس امر میں میرور اور بدل سوال کر گیا اسکو کیا کچھ  
 صواب نہ گا لاکن لازم ہے کہ بہتوں سے یہ غفلت خانی ہوں مثل تغنی و آلات محترمہ  
 یہ تمام احداث کیا ہی اسمین نہون اور چاہیے کہ روایات صحیحہ اور حکایات  
 چھڑھی یا وین نہ یہ کہ فقط شعر خوانی پر اکتفا کریں بنا برینہ بے نصیب فضل و ہنر  
 باقی علم و دانش سے بے خبر ابواب و تہمت سے دور سرمایہ تصنیف و تالیف سے

وہ اوس نام میں رونق بخش تھا جو دکانی کہیں کو  
 روانہ نہیں کروں گا کی طرح اب سے جسکے  
 کسنادہ مقدمہ اطمینان کا فی نام حق اوسکو  
 نہ کم قدر اوسکے شیرازہ بکھر جائے ارکان کے  
 گرافعی کے جانچنے اور دھرا بلین اندھا ہو  
 اور دھرا اندھ سے اصل اور مخلوق کی مثال  
 کند و جدت کثرت میں نہ تو تاوان طلاق کو  
 بھروسہ ساہر کسی کو اک حصا زینت کا ہو  
 رہے بابوس ہنقم فلک منزل کیوان  
 خدا بن گیا کیا نعمتیں دیا ہی بندہ کو  
 بیٹے کے جگہ تیری عترت کے سامان مہربانی  
 لب گوہر نشان امونگے جب غرض شفاعت  
 رہا کہچہ میں تیرے روضہ کے در پر جاپائی  
 نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو  
 عدد کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں  
 ہوا تجھ سانہو سکتا ہی میرا ہی ایمان  
 نری تعریف میری زبان میں آئی ہو تیری

کیا جنت میں بی بی کے سابلہ من ہی قد کا  
 کروں کیا وصفت اوس تریم بھر سہر کا  
 کھلا کر تاج بن گئی ہمیشہ قفل اسیر کا  
 نہ افزون رتبہ قرآن جزا سے جمل کا  
 ملا ہی قصر خضر روح کو اوسکے زربہ کا  
 خواص اوس بن بن کبریٰ میں ہر شہ کا  
 نہ بنتا صغر نقش احد پر سیم احمد کا  
 مجھے نام مبارک کا ہی ذوق عزیز کو سہر کا  
 ترے سجستہ ہنقم آسمان پر فرق فرق کا  
 ترا دست دعا سن ہی سب کے لئے قصد کا  
 کھیلے کا حال است کو ترے انعام بے حد کا  
 تماشا گاہ حشر میں تکیے نیک منہ بدر کا  
 اسی انداز ہی رنگ تیرہ سنگ سود کا  
 تری خواہش کر سے تیر قضا کو کلمہ گرو کا  
 محل باقی رہے اندھ کے قول ہو کر کا  
 زمانہ سہا پہر گریہ کی زلفیق و ستر کا  
 صفایان تک سنچ ہوگا اس تیغ سہند کا

ظہور حق کی محبت ہی جہان میں فی احمد کا  
نتخا نام و نشان جن دوزن اس لوح زبرد کا  
ہمارا فریش ایک بوٹہ او سکی مسند کا  
عرب میں شورا اٹھا جسوقت او سکی آمد آمد کا  
نہ تھا فخر عالم فخر تھا اپنے ابجد کا  
عجب تہ جب یاوتھا روح الامین کو بھی شام کا

صلواتے گرم چونکہ درواوہ شد خداے کہ ہستی پدید کرد بہمانی پیشگاہ الست زباغ زخشت بستان گلے زمین ناف ملک یک غبار ریش	جهان چلہ از نور او زاده شد زہر و سہ این سکہ بر کار کرد طفیلہ خورشوان او ہر کہ ہست دران باغ روح آلا میں بلبل ازل تا ابد یک تماشا گمش
اور یہ وصف کہ نگار کشا ہی اور حقیقت میں معنی حدیث امام علی دلدہ والخلق من نور کی کہنا ہے	
ہوئے بین نور احمد سے زمین آسمان پیدا فروع کے نور سے جہان سارا منور ہی وہی اصل وجود عالم اسکان آدم ہی جمال پاک و سکا منظر نور آبی ہی ترے فضل و کرامت کا بیان کیا جو انسانی عرض تیرا علو شان ہو مکشوف عالم میں خدا نے چاہا قرآن میں کی توصیف تیری مقرر تیری رسالت کے ہوئے ہیں نبیسا کہ پراغ نجم وحدت تھی تمہاری نجات والا نشان ترے چاقو قلم حق نے کھائی ہے قسم و اللہ اطاعت تیری ہے علی اطاعت حضرت حق کی	زمین آسمان کیا ہیں خدا کی کائنات ہی وجود پاک ہے اوسکے نشان پہ نشان پیدا کہ جسکے پاس خاطر سے ہو ہر دو جہان پیدا خدا کے نور کا سایہ جہان میں ہو کمان پیدا ہر اک رات عالم سے ہی ترے غوشاں پیدا کیا ہی اسلیئے اللہ نے ہر دو جہان پیدا بجلا مخلوق سے ہو کمان سے رہ بیان پیدا بنی الانبیاء میں آپ پہ شبہ گمان پیدا جہان میں نور و ظلمت کے نتیجے نام و نشان پیدا بشر و تباہی تیری غوشاں کا کچھ کھڑا پیدا بجلا اقدس و رتبہ کا کوئی ہوگا کمان پیدا



یہ چھٹے شہر انھوں نے کوہِ دیوان ہزاروں کے ہوئے ہیں جو نہایت عالی مرتبت کے طبیب کے ہیں ہر ایک جو آستانہ پر بلوں آنکھیں قویٰ ہے کہ وہ ان کی زندگی کا کوئی دم گزرے ماری کی زمین کے گرد لایق ہو مرا لاش تہا ہر خون پر چڑھ کر وہ کے جائیٹھے خدا سے ہم لقا ہو شہید کی کس محبت	ہو عالم میں شہر میری اشعار مجھ پر کا میرے ہر طوائف کا کاش مجھ کو تیری قہر کا کبھی گزرتا ہے بچھون میں کروں نظارہ لہنگا مسدود خضر و صیقل کو مری عیش خلد کا کسی صحرائیں ان کے طعمہ میں بنام اور دکا قفس جو وقت ٹوٹے طایر روح مقید کا زبان پر پہرے جس دم نام آتا ہے مجھ کا
---	--

۱۔ اے خداوند علی اللہ اجمعین صمد الصمدی یوں لایا

مسماں اور دل لگا کر سنو کہ جب سو آواز واجب الوجود اور مطلق کے نام و نشان  
اس عالم فانی کا موجود نہ تھا تب اس گمان مطلق کو یہ کوزہ محبوب ہوا کہ اپنا ایک حبیب  
پیدا کرے۔ اور یہ غلو تھا نہ وحدت میں نہ عشق ساتھ اس کے کیلئے پس اس نے نور کریمیت  
خواجہ عالم غریبی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اس نور منور اور  
جو ہر ہر سطح مناسب جا تا پرورش فرمایا پھر جب دیکھا کہ بغیر سید الشہداء و ائمہ کے  
اپنے اہل و عیال پہچانے نہ جاتے تو اس حبیب مکرم کے غرور و شرف میں مستہرہ بن جائے  
بنایا تو بہتیرے عالم کیلئے توجہ فرمائی اور اس نور کا ہر سرور و دنیا و مافیہا دید کیا اور بنو جب  
عشق باطنی پیدا ہوا تو اس وقت محمدیہ ورونشا کا سات باطنی کئی کئی کباب کا

میرے جو ہر ایک عالم کیلئے  
کہ یہ قصہ اور بود باقی تفصیل

مدارج میں لکھا ہے کہ خلیل خلعت سے پہننے کی حاجت حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کی طرف  
 محتاج و مستتر تھے باین سبب خداوند تعالیٰ نے آپ کو خلیل مقرر کیا اور بیعت میں پہننے کی  
 بعضی فاعل و مفعول پس آنسو و زہلی اعلیٰ علیہ السلام سے ہوئے تھے۔ یہ جو تھے ہر دن کسی غرض کے اور  
 بعضی عالموں نے فرق کرنے میں یہ بیان شامل کیا ہے کہ یہ کلام لطیف بیان کیا ہے کہ جس کا کام  
 خدا کی رضا مندی ہے ہوتا ہے وہ خلیل ہے اور فعلی دنیا کا جس کی رضا مندی سے ہوتا ہے  
 وہ حبیب ہے لیکن جبکہ وہ محبوب بھی ہو تو تمام عبادیت بہت پسندیتھا اور صوفیہ کے  
 نزدیک اس مقام سے بالاتر کوئی مقام نہیں اس لیے آپ پنا بالکل کام خدا پر سپرد کیے تھے  
 اور رضا سے کوئی کوارہ نہ ہونی جانتے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ سے  
 جو مانگتے سو ملتا کیونکہ آپ ہی کے لیے یہ کمال کائنات پیدا کیا گیا جیسا کہ روضۃ الاحباب  
 میں لکھا ہے کہ خدا کے کریم نے شب معراج میں ارشاد کیا ہے کہ امانت و ماسوے  
 ذلک خلقتہ لاجلک یعنی امی محمد مقصود میں اور تو اور سب مخلوق واسطے تیرے  
 ہی اور دوسری حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر  
 نہیں پیدا کرتا میں تجھ کو امی محمد پرانیہ نہیں پیدا کرتا میں آسمانوں کو اور ایک روایت  
 صحیحہ میں اس طرح آیا ہے کہ لولاک لما خلقت الجنة والنار یعنی اگر نہیں پیدا کرتا  
 میں تجھ کو امی محمد پرانیہ نہیں پیدا کرتا میں بہشت اور دوزخ کو مولف گنگا وغیر اللہ  
 کہتا ہے کہ بہشت اور دوزخ آسمان و زمین چاند و سورج ستارے اور انبیاء و اولیاء وغیرہ  
 کل کائنات کی پیدائش اس قبل سے ہے جس طرح کہ میں کسی بادشاہ یا اسیر کا جلوہ نمائی

<p>ادا اوصاف تیرے نہو کچھ بھی ہرگز شفیع الدین فیاض و سکنی اعلیٰ ہر</p>	<p>اگر سر رو گئے سے ہر صد ہا زبان پیدا جو او سکی راہ پر پہنچا و سکو زبان پیدا</p>
<p>فی الواقع اگر پالیش اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور شوقی تو عالم عالم وجود میں آتا جیسا کہ سلمان کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضیلت آیا ہے کہ حضرت جبریل انسور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور پس ازاد اسے شرائط آداب عرض کرنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ پروردگار فرماتا ہے کہ میں نے ابراہیم کو خلیل اور تھجا کو حبیب کیا اور کسی مخلوق کو گرامی تر تھجے نہیں پیدا کیا اور میں نے دنیا اور اہل دنیا کو نہیں پیدا کیا ہے مگر اس لیے کہ تیری بزرگی اور منزلت جو کبیر نزدیک ہی و سکو چنواؤن اگر تو نہوتا تو دنیا کو میں پیدا نہ کرتا یہاں رتبہ محمدی سمجھا چاہیے کہ خدا کے نزدیک آپ کی کس قدر قدر و منزلت ہی اور آپ خدا کو کس قدر حب و الفت غالباً ہی جبکہ تقاضے سے شہادے کریم نے آپ کو حبیب تسمیہ فرمایا ہی اور سوا آپ کے کوئی اس خطاب گرامی سے خطابے مخصوص نہیں ہوا ہی الا آپ کی امت میں جس نے آپ کی پیروی کی ہی خدا کے عز و جل نے اوسکو اپنا محبوب کر لیا ہی بموجب آیہ کریمہ قُلْ إِنَّمَا حُبُّوا اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی تو کہہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے + اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ خلقت اور محبت کے درمیان فرق زمین و آسمان ہی جیسا کہ</p>	

خطاب کیا نور و شمع کا سایہ نہیں ہوتا ہی اور شمع کا رو پشت سے یکساں نظر نہ آتی  
اگر وہ سراج منیر سے چراغ تابان مراد رکھیں تو معنی یہ ہو کہ وہ چراغ اعظم مستفید نور ہی  
ذات اقدس الہی سے اور دوسرے افادہ انوار کرتے ہیں اور کسی روشنی سے اگر وہ  
سراج منیر سے آفتاب مراد رکھیں تو یہ مطلب سنگھ سے جس طرح آفتاب عالم اجسام میں  
افادہ انوار کا کرتا ہی اور مستفید نہیں ہوتا ایسے غیرت اسی طرح ذات پاک محمدی  
صلی اللہ علیہ وسلم افادہ انوار فرماتی ہیں اور استفادہ نہیں کرتی کسی سے سوا مقدر  
الہی جل شانہ کے اگر اس اعتبار سے قمر کی نشیب و یوسن تو بھی درست ہو چنانچہ اخباروں  
میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریح پر فتوح اوس عالم میں نبیوں کی روحوں کو  
علوم الہیہ پہنچاتی تھی صراطِ نبیین اور پر حاسہ نبی آدم کے مبعوث و مرسل  
ہوے ہر چند نبوت تمام نبیوں کی علم الہی میں ثابت اور موجود تھی لیکن نبوت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان الایک اور ارواح کے ظاہر اور معلوم تھی باین معنی آپ نے  
فرمایا کنت سیارۃ من الارواح والحمد یعنی میں نبی تھا اور آدم درمیان روح  
و جسم کے تھے اور دوسری حدیث میں آیا ہے انی عملتہ وحام الیسیں آدم  
لم یجد فی طستہ یعنی میں بے شک بندہ خدا اور خاتم انبیاء تھا اور آدم اپنی  
نبی میں تھڑے ہوئے تھے اور ایک روایت میں یون وارو ہوا ہے کف  
نیا واد من الماع والطنین یعنی تھا میں نبی اور آدم علیہ السلام تھے آج کل میں  
نقل ہے کہ جب وہ نور منور پیدا کیا گیا اور اس نور سے انبیا کے نور نکالے گئے

منظور ہوتا ہے تو آگے اس کے کہ وہ جگہ اترنے سے لشکر واری پیدا وہ امیر و وزیر  
 مصائب و فساد مہفت یا نہ ہتے خطرے میں تھے بن اور خیمہ وغیرہ کھڑا کیا جاتا ہے  
 اور عیش و عشرت کے سامان اور دوسرے لوازم موجود رکھا جاتا ہے اسی طرح جب کسی  
 اپنے بچہ کی خاطر واری کر کے رہتی ہے تو وہ بھی حتیٰ امکان مجلس و ریاض آراستہ  
 اور دوسرے لوازم تیار اور موجود کر کے میں کرتا ہے نہیں کرتا ہے لیکن جبکہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین عالم اور محبوب الہی تھے ان کے واسطے خدائے کریم نے  
 اٹھارہ ہزار عالم کرپہ لکھا اور آپ کے وجود باوجود ہر فرد کائنات کو مشرف و مستفید  
 فرمایا یہ شرف و افاضہ کی قسمین بہت ہیں و سکی شرح و تفسیر زبان بیان قاصر ہو  
 قصہ کوتاہ ذات پاک محمدی منظر انوار الہی ہے اور خلائی منظر انوار رسالت پناہی  
 قول الہی اللہ نور السموات والارض ائدر روشنی ہے آسمانوں کی اور زمین کی  
 وہی معنی کی طرف اشارت کرتا ہے یعنی زمین ہے آسمان زمین میں مگر نور الہی کہ سارے  
 ہی تمام کائنات کے درمیان اور وہی ہے سر وجود و حیات و کمال اور آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم منظر اتم اور واسطہ ظہور ہیں اسی نور کا اور جمیع اہل عالم تقس اور منظر ہیں  
 آپ کے انوار جمال کے فی الواقع اگر حجاب بشریت حائل نہ ہوتا تو آپ کے جمال جہان را  
 کی طرف دیکھنا محال ہوتا غالباً یہی سبب ہے آپ کا سایہ نہونے کا اور روشت  
 سے بیابان بھیرے او جالے میں برابر دیکھنے کا بھلا کیوں ایسا نہ وہ جسم لطیف  
 ہر تن نور تھا شمع کا سا چنانچہ خداوند تعالیٰ نے بھی آپ کو نور و سراج بن کر کے

بانیوہ سب نبیائے شب سراج میں آپ کی اقتدار کی ہی اور قیامت میں سب آپ کے  
 جھنڈے کے نیچے ہو وینگے بالفرض اگر حضرت آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور  
 عیسیٰ علیہم السلام کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لایکا  
 اتفاق ہوتا تو فوٹو اور انکی است کو آپ پر ایمان لانا اور آپ کی یاری کرنا  
 واجب ہوتا کیونکہ حق تعالیٰ نے اوسے اوسے کا عہد لیا ہی اور جب نبی ہر اصل  
 اور متبوع میں بنا بر اللہ تعالیٰ نے است کا ذکر نہ کر کے انداز کے ذکر پر کفایت فرمایا ہے  
 اللہ صیب آفریدگار تعالیٰ و تقدس کو منظور ہوا کہ حقیقت محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ  
 و اکمل التحیۃ کو جہاں و مہا دنیا میں ظاہر فرماوے اور شرف و منزلت محمدی کو  
 در بیان اہل عالم کے صورتاً و معنی پھیلاوے پس اسی ترکیب قالب آدم خاکی بنا د  
 ہوا اور نور محمدی کو حضرت آدم کی پیشانی انور میں اور ایک روایت میں کہ حضرت  
 آدم کی پشت مبارک میں امانت کیا تفسیر رونی میں تفسیر بحر العلوم وغیرہ سے  
 نقل کیا ہے کہ وقت روح ڈالنے جسم آدم میں حضرت آدم کو عطش آیا تو الحمد للہ کہا  
 جواب یرحمک ربک سنا او سد م نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین میں آنکی  
 متحرک تھا اس طرح جیسے موتی کو موتی پر گھسیں حضرت آدم نے کہا خداوند ایہ  
 آواز کیا ہے خطاب ہوا کہ یہ نور تیرے فرزند کا ہے جو پیغمبر آخر الزمان ہے گا حضرت آدم  
 کے دل میں تمنای مشاہدہ نور محمدی مشتعل ہوئی اوس نے بسر انگشت سجدہ  
 انکی انتقال کر جلوہ دکھایا حضرت آدم نے جو آیت انظار میں نور سیدار مشاہدہ کیا

تو یہ وردگار تعالیٰ وقتہ میں اوس نور تھا جس کو حکم کیا کہ نبیوں کو نور دینی طرف  
 دیکھتے ہیں جب نظر کیا انبیاء علیہم السلام کے انوار کو دھانک لیا سچ ہی جتنا تاب  
 طلوع ہو ستاروں کی روشنی اور چمک کہاں قائم ہے یہی سبب ہے کہ بے پناہ پبعوث  
 ہوئے سارے اویان منسوخ ہو گئے گو نبوت بذات نبی قائم رہی بعد اوس کے  
 سارے انبیاء نے درگاہ خداوندی میں عرض کی کہ خداوندیہ کون ہے جس کے نور نے  
 ہمارے نور کو چھپا لیا ہے اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے  
 اگر تم لوگ اوس پر ایمان لاؤ تو تمہیں درجہ نبوت سے شرف کیلئے پس اوس سبھوں نے  
 عرض کیا کہ خداوندی ہم اوس پر اور اسکی نبوت پر ایمان لاؤ خداوند عالم نے ارشاد کیا  
 کہ میرے ہر ایک گواہ ہوا یہ معنی ہے قول الہی **وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ**  
**مِنْ ذِكْرٍ لَكُمْ نَبَاً بَعْثُوهُ فِيكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ تَقُولُوا**  
**مِنْ لَدُنْهِ نَبَاً بَعْثُوهُ فِيكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ تَقُولُوا**  
**مِنْ لَدُنْهِ نَبَاً بَعْثُوهُ فِيكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ تَقُولُوا**  
 شکار و دیکھ کتاب و در علم پھر آئے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاؤے تمہارے پاس لے لے کو  
 تو اوس پر ایمان لاؤ گے اور اسکی رد کرو گے فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر لیا  
 میرا ذمہ بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تو اسے ہر روز اور ہر مہینہ بھی تمہارے ساتھ  
 شاہد ہوں تمام مفسرین اس بات پر ہیں کہ در اوس رسول سے محمد بن علی اللہ علیہ  
 وسلام اور حسین علیہما اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر یہ کہ ذکر کیا اوس سے محمد کا اور فرمایا  
 اوس جناب کے اوصاف اور لیا اوس پیغمبر سے میناق یعنی عہد اور اس بات کے کہ اگر  
 زمانہ آج یا وین آپ پر ایمان لاوین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں





فی الحال انکشت سجہ اوٹھا کر کہا اسہد ان لا الہ الا اللہ واسمہ سبحانہ و تعالیٰ  
 عیدہ و نرسولہ اوسے دین یہ سنت و رسم ان اولاد کے اونکے جاری ہو گئی انھیں  
 حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی آدم جس کا بیٹا غیب سے حضور میں آتا ہے کچھ نہ کہہ دے  
 فرزند ہند کو کیا تحفہ دیکھا حضرت آدم نے عرض کی کہ الہی سپر پاس سوا الہیہ کے  
 دوسری چیز نہیں مینے ثواب اوس حمد کا اوس فرزند و نرسولہ و حق تعالیٰ نے اوس  
 ثواب کی لو اہنائی اور اوسکو سنی باور الہیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا  
 نقل ہی کہ جب اوس لو کو میدان عرصات میں حاضر کرینگے نذر انیوالا ذکر یہاں لکھا  
 الہی القہر شہی الملی الحرمی التھامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین  
 دامہ المتقین و رسول رب العلمین پھر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس  
 الہیہ کے اور اوسکو دست مبارک میں لینگے پھر تمام انبیاء حضرت آدم سے عیسیٰ تک  
 علیہم السلام ساتھ تمامی صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور عرفاء کے حوالی اوس لو  
 کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے اون فرقہ سے حلقہ اور تاج حاضر ہوگا اور واسطے  
 جناب مقدس سلطان الانبیاء و المرسلین و الصغیرا امام کل سید و رسل خواجہ کوثر بن رسول  
 احمد قبلی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوائی لا کر فرقہ ہایوں پر رکھینگے اور لباس  
 حریر بنزرب تن فرمائینگے اور ستر نزار لو آگے آگے آنحضرت کی جلو میں لجاوےینگے اور  
 الحمد للہ۔ جناب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے ہاں لکھینگے لا ۱۱۱۱۔

روز محشر کو ہر کل عالم کا وہ سردار ہو جس کا اسم ہو علم ایسا علم ہر بار ہو

تخت اولٹ گئے اور اوس رات کو سارے مکانات میں نیا کے روشنی پھیل گئی  
 بالکل جہان نور ہی نور ہو گیا اور شیطان آسمان پر جانے سے روک دیا گیا اور چوپایا  
 جانوروں کو گویائی عنایت ہوئی اور سب کے کما بخدا کے کعبہ نطفہ زکریہ محمدیہ ماکہ بیت  
 میں آیا یہ شخص مان دنیا اور حیا غور سے زمین بہترین امت پر بعوث ہو گا اور سب  
 چوپائے اور دوپائے چرند پرند ان میں بشارت دینے لگے اور دریائی جانور ایک دوسرے کو  
 خوشخبری سناتے کہ وقت وہ آیا کہ ابوالقاسم پیادہ ہوں یہ بھی اخبار میں آیا ہو کہ سال  
 آپ حمل میں ہو اوس سال میں ابراہن رحمت نے نزول کیا درختوں کو سبز و شاداب  
 کر دیا بہت خیر و برکت شامل حال قریش کے ہوئی قحط دفع ہوا ان کے چار پائے جو بدلتے  
 ہو گئے تھے فریب و مست ہو گئے حتیٰ کہ غایت انبساط قریش نے اوس سال کا نام  
 سنۃ الفتح والابتہاج رکھا بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ میں حاملہ ہوئی لیکن کچھ بار بوجہ  
 جیسے عورتوں کا ایام حمل میں تباہی چھو کر گزرتا ہوا اور اثر حمل ظاہر نہ تھا جب مدت حمل پوری  
 چھ مہینے کو پونہچی خواب میں دیکھا کہ کوئی کتا میری آمنہ درخت اسید تیرا بار آور ہوا  
 ہی ساتھ بہترین اہل عالم کے جب پیادہ ہو تو نام اوس کا محمد رکھیا اور اپنے حال کو چھپایا  
 اور یہ بھی آمنہ سے مروی ہے کہ حمل کے ہر مہینے میں آسمان زمین سے ایک آواز میرے کان میں  
 آتی تھی کہ امی آمنہ تجھ کو بشارت ہو کہ ابے وقت ظہور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا نزدیک ہی جو مبارک اور نیک ہی اور وہ بغایت ضعیف ہی الغرض عجب زمانہ  
 ظہور کرامت گنجوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب ہوا اور آپ کی والدہ ماجدہ کو درود

جاری تھا چنانچہ فرمایا آپ نے خروج میں کلا صلاب الطاہرۃ فی الارحام الطاہرۃ  
یعنی نکلا میں پاکیزہ صلیبوں آدم علیہ السلام سے عبادت تک طرف جموں کے استرحم  
کہ پاکیزہ تھے اور مروی ہو کہ عادت آئی اس طرح پر جاری تھی کہ حضرت جو ہر وضع حمل  
میں و فرزند لائی اور لڑکا جوڑوان پیدا ہوئے تھے لیکن شیش علیہ السلام جو جناب  
تمام نہایت بزرگوار تھے وہ تنہا پیدا ہوئے یہ بھی آیا کہ سوا آخرت صلی  
علیہ وسلم نے اس کا اور کوئی فرزند تھا اور نہ آمنہ کے پیٹ سے دوسرا کوئی فرزند  
پیدا ہوا کہ جس کی شب بجمعہ میں قرۃ محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیۃ صدق  
بطن آمنہ میں قرار پایا اسید وجہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کی رات کو شب قدر  
سے افضل تر نہایت تھے کیونکہ جو خیر و برکت اس شب متبرکہ میں فایض نازل ہوئی  
کسی شب میں نہ تھی اور قیام تک یہ نہوگی اور کیوں کہ ماہہ جمیع خیر و برکت کا اوستی مبارک تین  
رحم متبرکہ آمنہ میں قرار پایا اس اعتبار سے اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کو  
بھی شب قدر سے افضل تھا نیسے بجا ہوا اخباروں میں آیا ہے کہ اس رات کھلم کھلا  
ملکوت میں پکارا گیا کہ تمام عالم کو اعلان قدسے روشن کردین اور فرشتے زمین و آسمان کے  
سرستہ دربار میں اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھول دے  
اور تمام آسمان سے معطر کرے اور زمین و آسمان کے سب طبقات میں شہادت  
دیجاوے کہ اس رات نور محمدی سے نبی بی آمنہ کا رحم مبارک سنور ہوا روایت ہے  
کہ اس شب کی بیچ کو تمام روز زمین کے بت اور اندھے گریہ رہے اور پادشاہان و زمین کے

منظر نور خدا صل علی پیدا ہوے	مقتدا و پیشوا صل علی پیدا ہوے
یعنی احمد مجتبیٰ صلی علی پیدا ہوے	آج فخر انبیا صل علی پیدا ہوے
شافع روز جزا صل علی پیدا ہوے	
آج محبوب خدا صل علی پیدا ہوے	پیشواے انبیا صل علی پیدا ہوے
منع جود و سخا صل علی پیدا ہوے	زمینت ارض و سما صل علی پیدا ہوے
رواق ہر دوسرا صل علی پیدا ہوے	
انس و جان ارض و سما مخلوق ہیں جنگے سب	سر جھکاتے ہیں ملائک جنگے آگے بادب
ہیں وہ ختم المسلمین محبوب رب مقبول رب	حامد و محمود و احمد خاص ہیں جنگے لقب
وہ محمد مصطفیٰ صل علی پیدا ہوے	
جسم اطہر کیا سراپا ہے مجسم ایک نور	منعکس ہو کر و انور ہر طرف نزدیک دور
سب سے پہلے بخشوا نیکی جو امت کا قصور	حضرت آدم سے جن حضرت کا تھا پہلے ظہور
اب وہ ختم الانبیا صل علی پیدا ہوے	
جنگے مقدم سے ہوا رنگ رخ کفار زرد	بت پرستی ہو گئی جنگے سبب کیا گرد
جنگے نام پاک سے ہوتا ہر دل کا دور درد	نور سے جنگے ہوئی تھی آتش نمرود سرد
آج وہ نور خدا صل علی پیدا ہوے	
جنگے صاف و صاف ثابت ہو لاف قرآن	کیونکہ اونپر ہونا ہر اک بشر و جان سست
تو نبی آدم ہوئی مقبول جنگی شان سے	نوح کی کشتی بھی جنگے سبب طوفان سے

شروع ہوا آپ تنہائی سے گھبراہٹ میں پھر ایک آواز خوفناک نے آپ کو ہیبت  
 میں ڈالا اور سوت ایک طائر سفید نے آپ کے دل کو ملا اور ملتے ہی وہ خوف ڈرد ہو کر  
 بعد اسکے ایک پیالہ شربت سفید سے بھرا ہوا آپ کے سامنے آیا آپ نے اسے  
 نوش فرمایا اور پیتے ہی آپ کو قرار و سکون حاصل ہوا بعد اسکے ایک نور  
 باند ہوا اور چند عورتیں بلند قامت مثل بنیادین عبد مناف کے حاضر ہوئیں  
 ان عورتوں میں سے ایک نے کہا کہ میں آسیہ فرعون کی اہلیہ دوسری بولی میں  
 "یم عمران کی بیٹی ہوں اور یہ عورتیں جو رعین میں آسنہ فراتی میں کہ حال  
 بچہ شوار ہوا اور ہر ساعت ایک آواز بہ نسبت آواز سابق نے خوفناک تر  
 سمع ہونے لگی اتنے میں کیا رکھتی ہوں کہ ایک بیباک سفید درمیان آسمان و  
 زمین کے دراز کھینچا گیا ہی اور کچھ لوگ آفتابے اور رابریق بچے کے لیے ہوئے آسمان  
 زمین کے بیچ میں بعلق کھڑے ہیں بعد اسکے طائران زرد و سفید قوت بازو نے  
 آکر اپنے پروں سے میرے حجر کیو چھپا لیا اور شارق و سفار ارض کے مجھے دکھائی  
 اورد مجھے تین غلام منصوب نظر آئے ایک شتر کی طرف اور مغرب کی طرف اور ایک کعبے  
 کے اوپر پھر مجھے دروزہ ہونے لگا اور قبول شہو بارھویں تاریخ ربیع الاول کی  
 جس سال میں قصہ اصحاب فیل واقع ہوا تھا صبح صادق کے وقت پیر کے دن ابتداء  
 حمل سے بعد گذرنے نو مہینے کا دل کے پاک و صاف ختنہ کیے ہوئے  
 اور آنول نال کئے ہوئے

جمال باکمال کی روشنی سے زمین سے عرش برین تک روشن ہو گیا چنانچہ واسطے قہار  
 اوس انوار کے ستارگان آسمان مائل زمین ہو گئے یہاں تک کہ گمان ہوتا تھا سر و پھر  
 ٹوٹ پڑینگے آئندہ فرماتی ہیں کہ بوقت ولادت آپ کے مجھے ایک نور نکلا جس کی روشنی سے  
 سینے کے معتمد میں بیٹھے ہوئے ملک شام کے قصر و مکان کو دیکھ لیا اور جب آپ کے روع انور پر  
 نظر کی تو مجھے مانند چاند چودھویں رات کے دکھائی دیا اور بدن مبارک سے جو خوشبو  
 مشک و زعفران آ رہی تھی اوس میرے مشام جان معطر ہو گیا راقم کہتا ہوں کہ مدینہ سے ہند  
 وہ راجہ روح پرور آتا ہوں و باغ اراوت چاہیے تاکہ اوس خوشبو سے عطر آسودہ ہو لیکن  
 ظاہر و ثابت ہے کہ یہ تشبیہ جہنم خوف و عادت ہی ورنہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے آپ کے  
 صفات خالقہ کے معادل ہو اور اوصاف خالقہ کے مماثل ٹھہرے اور کیونکر ہو سکتا ہے  
 جس طرح آفریدگار عالم اپنی ذات و صفات میں کہتا ہے اسی طرح اوس کے حبیب بھی کہلاتا  
 صوری و معنوی میں بے ہمتا ہوں دیکھ لیں اللہ جل شانہ نے آپ کی شان میں فرمایا اِنَّكَ  
 يَا اَبُو نَكَّاسٍ مَّا كُنَّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اِنَّكَ لَوَقَّيْتُ اَنْفُسَهُمْ يٰ اَبُو نَكَّاسٍ  
 اوست ہاتھ لڑاتے ہیں اللہ سے اللہ کا ہاتھ اوپر ہوں اونکے ہاتھ کے دامن بطع الرسول  
 اِنَّمَا اِنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اور جس نے حکم نامہ رسول کا اوس نے حکم نامہ اللہ کا سوا اس کے  
 خداوند کریم نے آپ کی طرح و ثنا کا خطبہ پڑھا ہے اور اپنے اکثر انوسے جس طرح رؤف  
 رحیم و غیمہ ہیں آپ کو تسمیہ فرمایا ہے اور آپ کو بشارت مغفرت و نوب گذشتہ  
 و آئندہ دیا ہے اور سوا آپ کے اس کرامت سے کسی نبی کو شرف و ممتاز نہیں فرمایا ہے



آج وہ ہی نا خدا صل علی پیدا ہوئے	
جنگی پابوسی کی رکھتے ہیں ملا یک آرزو	دست بستہ عقل کل جنگی کھڑی ہو رہو
سب نبی سے حق نے دی ہو جنگو بڑھ کر آرو	امی خضر تھی تنگو جنگی پیروی کی آرزو
لو وہ رہبر رہنا صل علی پیدا ہوئے	
رہنا وسید عالم حبیب کبریا	رحمۃ للعالمین و شافع روز جزا
خاتم پیغمبران و سرور ہر دوسرا	ہر نبی کی جو شب معراج میں ہو گئے مقدا
وہ امام و پیشوا صل علی پیدا ہوئے	
کیونش فطرت سے سرگرم کھینچے جسے میں آج	کیونش شکر حق خوشی سے ہم کرین بھی میں آج
کیونش محبوب حق بخود ہو رہیں بھی میں آج	کیون نہ بت سار خدائی کے کرین بھی میں آج
منظر نور خدا صل علی پیدا ہوئے	
میں بتاتا ہوں تجھ شی سے اک بشارت عاید	پیشتر کے کرتے جو شفاعت عاصیو
جنگے ہی شوق القہر اک ادنیٰ جرات عاصیو	رجعت نور شید پر ہو جنگے طاقت عاصیو
آج وہ شمس الضحیٰ صل علی پیدا ہوئے	
نعت حضرت میں بشیر کے ہوا قاضیان	مست کو یارے وصف ساتی کو ترکمان
کسی طاقت پر کرے جو انکے رتبے کو بیان	لطف خاطر خود کر گچا جنگے خلاق جہان
وہ حبیب کبریا صل علی پیدا ہوئے	
سبحان اللہ آج وہ آفتاب عالم تاب نے ساحت حدوث پر جلوہ ظہور دکھلایا جسکے	

خداے تعالیٰ آپ پر مع ملائکہ رحمت بھیجتا ہی اور مومنوں کو آپ پرورد و سلام  
 بھیجنے کے لیے امر کیا ہی تاکہ منتشر و مشہو ہو فضیلت آپ کی در میان عوالم علویٰ و دنیوی  
 کے سوا اسکے پروردگار نے نہ کی وقت آپ کا نام لیکے نہیں پکارا اور بندوں کو اس طرح پکارنے سے  
 منع کیا جب نبوت خطاب کی آپ پر آئی آپ کو وصف نبوت و صفت رسالت یاد فرمایا  
 جیسا کہ مایا ایہا البنی یا ایہا الرسول بر خلاف دوسرے نبیوں کہ جب انہیں یاد کیا  
 نام لیکے پکارا کہ یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ اور اس میں کہ یا ایہا المرسل یا ایہا المرسلین  
 اتنا ملاطفت و رحمت سے وہ چیز ہو کہ ارباب ذوق و اہل محبت پر ظاہر ہی ازین قبیل  
 بہت سی آیات قرآنی تفسیر فضل و کرامت حضرت رسالت پناہی ہی اور حقیقت میں  
 تمام قرآن بعد حمد و ثنا سے پروردگار متین وصف و کمالات احمد مختار ہی جیسا کسی  
 عاشق نے اس طرف اشارت کی ہو کہ لا یعلم

سورۃ واللیل دیدم وصف کیسے شہاست	والضحیٰ خواندم سرا سر نغمہ رو شہاست
پایہ پایہ تاب سو سے قاب قوسین آمدم	چون نظر کردم صفات طاق اسیر شہاست
ویدہ ام بسیار در تفسیر ما زاغ البصر	شرح چشم مست شور انگیز جاوید شہاست
حرف حرف سورۃ یوسف در چشم شبے	ذرۃ از آفتاب حسن دلجوے شہاست
بانگ طہتم فنا و نملو با خالی بن اندر جہان	چون بگوش جان شنیدم از سر کوے شہاست
آن روایتی کہ یگویند از خلق عظیم	و فترا خالق خواندم سرا سر خوب شہاست
المنہقر ممدوح خالق کے فضل و کمال کو مخاطب کہانا کہ شہرت کر سکتا ہی	

اس لیے سب تغیر قیامت میں نفسی نفسی بکار نیگے اور آپ ملاحوف و خطرتی اسنی فرما  
 اور خدای تعالیٰ نے آپ کے لیے وعدہ عطا سے نعمت غیر تنہا ہی کیا ہے اور آپ کی متابعت  
 مستلزم محبت اپنا ٹھہرایا ہے اور آپ کے ذکر کو اپنے ذکر کا ہم سپاؤ گردانا ہی بیان تک کہ  
 خطیب اور صلی بنو کا جو یہ نہ کہنا ہو کہ استھلان لا اللہ الا اللہ استھلان ما س  
 در سولہ سوا اسکے جس وقت کوئی بد بخت آپ کی شان میں گستاخانہ لفظ زبان پر لایا ہے تو تعالیٰ  
 قسم یاد کر کے اوس طاعن بے ادب کا جواب دیا ہے اور فرشتوں کہ بھیج کے لڑائیوں  
 آپ کی تائید کی ہے اور آپ کی مدت حیات و زمان و مکان کی قسم کھائی ہے اور یہ قسم کھانی  
 اس قبیل سے ہے جس طرح محب اپنے محبوب پر سوگن کھاتا ہے اور دینار میرے سر کی قسم  
 اور تیرے حیات کی قسم کھاتا ہے بن عباس نے کہ پیدا نہ کیا پرو دگار نے کہ ہکو گرانی ترا پختہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوگن دیا کی حضرت حق نے اوس جناب کی حیات کی نہ کہ اوس کے  
 غیر کی اور کھاتا ابن الجوزار نے کہ سوگن زمین یا کی حضرت حق جل جلالہ کی سیکی حیات  
 پر سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ہب لدنیہ میں کہور ہو کہ فرمایا حضرت عمر بن الخطاب  
 نے کہ یا رسول اللہ مان باب میرے آپ پر سے فدا ہوں تحقیق یونہی ہی فضیلت سمجھا کر  
 خدا کے نزدیک اس مرتبہ کو کہ قسم کھاتا ہے خدا تمھاری حیات کی نہ کہ تمام بنیاد کی حیات  
 کی اور یونہی ہی فضیلت تمھاری خدا کے نزدیک اوسر ہد کو کہ قسم کھاتا ہے تمھاری  
 خاک پاکی کہ کھاتا ہے لا اقسام ہذا اللہ یعنی قسم کھانا با کہ کہ جو عبارت ہنری میں سے  
 جسر پاؤن رکھ کے چلتے ہیں سوگن کھانا او سپر گو یا سوگن کھانا خاک پا کا ہم علوانہ اسکے

یہ نام نہی لکھا گیا اور حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی جب اس نام کے توسل سے  
استغفار کیا اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اس نام سے نادر ہے خدا سے  
رستگاری اور شفاعت کے سزاوار احمد اشد شفعہ

کیا نام کہ بسم اللہ کے بعد بلا لام	دیباچہ قرآن میں سرحد پہ ضم ہے
کیا نام ہے وہ نام خدا غور سے دیکھو	گو یا وسط مد حم رقم ہے
کیا نام ہے نور دل و جان ملائک	اور کا لب صفوت آدم کو یہ دم ہے
توبہ ہوئی آدم کی اوسے نام مقبول	جنت کو نواں ہے ہی تسنیم کو نم ہے

الحاصل ظہور اسماء و صفات بمقدار قابلیت کے ہے اور ظاہر ہے کہ قابلیت  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن مخلوقات کی قابلیت سے برتر ہے اس پر اسطے  
مقام آپ کا شب معراج میں عرش ہوا کہ انتہا مخلوقات کی ہر اور منتہی موجودات کی  
اور وہ ان تک کسی پیغمبر و فرشتہ کا گذر نہوا الا آپ کا پر یہ قصہ مطولات میں بشرح  
و بسط لکھا ہوا ہے یہاں پر اسطے اہتاج شاید یقین کے بالاختصار لکھا جاتا ہے پھر درکار  
تعالیٰ و تقدس اپنے جید کلام کی مدح سے بالاسے عرش مجید کے گاہ اور تمام دنیا  
سے درجہ فہم سے تک ترقی فرما کر حرم اسرار فواحشی الے عہدہ ما اودا یا و الائن  
واقسام کے فضائل و کمالات سے عزت و امتیاز بخشا اور سب نعمت و کرامت  
بہرہ و اپنا دیار سے مشرف فرمایا اور علوم اولین و آخرین آپ کو عنایت فرمایا  
اور بعد تخفیف فرمائی پانچ وقت کی نمازین آپ اور آپ کی است پر فرمائی کہ



تجھ سے تیرے نفس سے بھی زیادہ تر نزدیک انسان اور دنیا کا نظام و مکر و دیاں ہے اور غائی ظلم کے  
 کوئی جانی نہیں البتہ مستجاب ہے اگرچہ کافر ہو اور شرا مہ پر نہ کر اور تاکہ سب سے پہلے اور  
 دنیا پر مغرور نہ ہو اور اوس سے آرام ست پکڑے اور اوس پر فخر ست کر کہ ہائے والی ہی  
 کسی سے اوس نے وفا نہیں کی اور غازی قتل میں اور کیجیو اور امر معروف  
 منکر کو افشا کہ تو ام دین اسی پر ہی اور وضو الاحباب میں لکھا ہے کہ خلوت خانہ خاصہ میں  
 در میان محب و محبوب کے یہ باتیں بھی ہوئیں اول اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے  
 محمد انا وانت وما سوی ذاک خلقتها لاجلک یعنی مقصود میں اور تو سوا اسکے  
 سب مخلوق واسطے تیرے ہیں دوم حضرت حق نے وحی کی کہ بہشت حرام ہے سب  
 انبیاء پر جب تک کہ تو نجائے اور حرام ہے سب استون پر جب تک کہ تیری امت دخل  
 نہوں سو محق تعالیٰ نے فرمایا اے محمد مال تیری امت کو بہت مذی یا حساب  
 قیامت میں اون سے بہت نہو اور عمر او کی بڑی نہیں کی تا دل اون کے  
 محکم نہوں اور سب استون کے بعد اونکو زمانہ آخر میں پیدا کیا تاکہ انکا قبر  
 میں بہت نہو یعنی دیر تک وہ قبر میں منتظر نہ رہیں چہارم وحی کی حق تعالیٰ  
 نے زندگانی کر جس سے چاہے کہ آخر زمانہ ہی دوستی کر جس سے چاہے کہ آخر  
 اوس سے جدا ہونا ہی عمل کر جو کچھ چاہے کہ جزا اوسکی ملنی ہے سب خلق  
 سے نا اسید ہو کہ بد ہی ہم نشین میرا ہو کہ آخر میری طرف بازگشت مجھ سے  
 اپنا دنیا سے متعلق نہ رکھ کہ تجھے واسطے اوسکے پیدا نہیں کیا ہے ختم حضرت

جناب سید عالم علیہ السلام میرا سے قاب تو میں ہوئے درگاہ باری میں عرض کی کہ  
 اسی بزرگوار نے خدایا کیا امتوں سے نصو ناکو تیار کر کے اور بعضوں کو خست  
 کر کے اور بعضوں کو مسخ کر کے پس یا اللہ العلیین میری امت سے کیا  
 کر چکا اے خدا جاننے نے فرمایا کہ بھیجوں گا اور پروان کے رحمت اور بدل  
 کر دینا اور انکی بدیوں کو نیکیوں سے اور جو کوئی بلاویگا مجھے لیکھ کر دینا  
 اور سکو اور جو کوئی سوال کریگا مجھے عطا کر دینا اور اسکے لئے اور جو کوئی توکل کریگا پھر  
 کفایت کرنا اور اسکے واسطے اور دنیا میں پوشیدہ کر دینا اور اسکے گناہوں کو اور آخرت  
 میں شیعہ گناہوں کو اس کے لئے کافائے دہم اور عیضہ اور راجع میں لکھا ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت راجعت میں اس عالم کے عرض کی کہ یا اللہ العلیین ایک  
 قادم یعنی مغرب سے طرف گھرنے والے کہ ایک تہہ ہو تا ہر تہہ میری امت کی واسطے اس  
 کا گدیا ہو یا نہ ہوتی تو میں اس کو اسے ہوں انکی جانت اور واسطے ان کے ہون جب  
 فوت کریں اور واسطے ان کے ہون درمیان قبر کے اور واسطے ان کے درمیان ثور کے اور ہم جب کہ  
 اسے مرد و معین ہیں خطوبہ لکھنا امانہ محمد و شری لکھنا تفسیر فی میں لکھا ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد شہادت عجا سبقت و در کائنات و نزاع خطابتہ کہ محمد شہادت کی  
 نہ تین اور ورنہ ان تین میں اپنے عرض کیا ان نعمتوں کا شمار ہی تھا در شہادت میں  
 ان نعمتوں کو ہر بچاؤ جو دوزخ میں ہوں شاد ہو کہ جاننا تو کہ سائنہ ایمان اور نصیب  
 کہ ان نعمتوں کو اور تدار و تہہ نہ را اور جب شہادت ہو کہ چہ خیر ہے تو میں یہ کہ اسے ہم میں

راختا ہر دم تو غم کھانیکا ناسحق کھائے ہی	رزق کا ضامن ہر حق پھر کھیلے گھر سے ہی
دوسرا بہشت تیری اور تیری امت کیواسطے ہی اور امت تیری اوس طرف	رغبت نہیں کرتی یعنی اعمال نیک میں تقسیم کرتے ہیں ولہ
ایر دل دیوانہ گلگشت چکن گل کو بچھ	وشے کے خار و زمین کیوں دامن بٹا بٹھا ہی
تیرے اور فوج کو واسطے تیرے اعدا کے پیہ کیا ہے امت تیری سعی کرتی ہر وہان کی	یعنی میری نافرمانیاں کرتی ہی ولہ
دشمنوں کے واسطے جو گھر بنا اوسکی طرف	دوستوں ہی ہر دل ناف ہم دوڑا جائے ہی
چوتھا خلوت میں گناہ کرتے ہیں مجھ سے شرم نہیں کرتے اور لوگوں میں عصیان سے	بچتے ہیں اور ملامت سے اوسکے اندیشہ کم ہے ہیں ولہ
خلوت و جلوت میں کیساں بگڑتے رافقا	خالق کا کیا تنگ جو حق سے نہیں سکا ہی
پانچواں میں اون سے آج کل کا عمل طلب نہیں کہتا اور یہ مجھ سے کل کا بلکہ پہلے کا	بلکہ پہلے کا بلکہ برسوں کا رزق مانگتے ہیں ولہ
آج وہ کل کا عمل تجھ سے طلب کرتا نہیں	رزق فردا کے لیے کیوں تجھ تو پھیلا ہی
چھٹا میں فریاد کی کسی کو نہیں دیتا یہ طاعت میری غیر کو دیتے ہیں کہ ریا کیوں کرتے ہیں ولہ	
تیری روزی اور کو وہ دیکھ عادت نہیں	پھر عبادت میں شریک بنی تو کیوں ٹھہرا ہی
ساتواں عزیز کر نیوالا میں ہوں اور یہ اور سے عزت چاہتے ہیں ولہ	
عزت اوس سے چاہا تو لہ ہی عزت بخش ہی	ہاتھ سے دیکھ کر عالم نے عزت پائی ہی



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ حساب است؟  
 فیما بینت مکہ دن تجھ پر سر پہاڑ شاد ہوا کہ اسی محمد عرض تیری کیا ہے عرض کی میں نے  
 اتنی است میری فیضیت منو فرمایا حضرت رب اعترف کہ اسی محمد حساب او نکالیا  
 او نکال تو بھی فیما بین اعمال سے او کے مطلع ہو گا جب میں گناہ او کا تجھے  
 کہ نیغیر شفیق ہی چھپاؤں بیگانوں پر کس طرح ظاہر کروں اسی محمد تو اگر شفیقت  
 رسالت رکھتا ہی تو میں ہمت رہو بیت تو اگر نیغیر اور رہنا او نکال ہی تو میں عبود  
 اور خداتو آج نہ گاہ الطاف او نکو دیکھتا ہی میری نظر عنایت ازل سے او کے  
 حال پر ہی ششم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی محمد میرے واسطے کیا تحفہ لایا حضرت  
 نے عرض کی کہ یا اللہ العلیین تیرے واسطے کیا تحفہ لاؤں دو قبضہ لایا ہوں ایک  
 میں تفصیلات طاعت است ہی دوسرے میں او کی جفا و معصیت فرمایا تفصیر  
 طاعت بخشی میں نے رحمت اور جفا و معصیت است معاف کی تیری شفاعت ہو لطف

واہ کیا فضل انبوی ہی یہ	اور کیا شان احمد ہی یہ
شکر ہی رحیم مطلق کے	دل جان ہو بڑل کے صدقے
<p>بہنم بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم              نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری است کی کئی شکایتیں کیں اول میں              سامن رزق کا ہواں اور یہ اعتقاد نہیں کرتے طلب حق میں سرگردان ہیں</p>	
<p>مولانا رفیع احمد رافت</p>	

یا خدا ستار تیرا نام ہی  
 میرے عیبوں کو چھپا پھر رسول  
 مشکلیں آسان میری کیجیے  
 ہر بلا و رنج سے محفوظ رکھ  
 شرک طغیان خدا و ایکا  
 کلمہ توحید نقش دل ہے  
 سنت و شرع محمد پر مدام  
 فکر دنیا سے رہیں آزاد ہم  
 رہتوں کی بہ تمنا پور ہو  
 کہ تری توفیق ہو میری رفیق  
 پھر زیارت سے حرم پاک کی  
 دین و دنیا کی سادت کہ نصیب  
 معصیت میں عمر گزری ہو  
 فضل تیرا ہو نو بیڑا پار ہو  
 نفس و شیطان دپے ایمان ہیں  
 اگر تری توفیق ہو و سدا رہ  
 دل سے مٹ جائے خیال معصیت

عیب پوشی نام تو ہر نام تو  
 اور تو بہ میری یارب کہہ دل  
 ہر مصیبت میں صبر ہی فرمائیے  
 خاطر ناشاد کو محفوظ رکھ  
 دور کر دل سے سحر و جادو  
 جسم میں جان جب تلک افسانہ  
 استقامت بخش یارب ہر نام  
 عشق اقدس سے رہیں آباد ہم  
 خواب میں دیکھوں سحران ہر  
 راہ گر ہو روئے رخشان شفیق  
 تربت سے شہ لولا کی  
 سبب بنداد عاتے یا عجیب  
 کہ نہ نہیں ایسا عمل جو کام آئے  
 نہ بندہ لائق پیر ارشد  
 رہتوں کی کہ میان میں تیرا ہیں  
 شیطان سے نہ کو کچھ بھی ضرر  
 نفس دل سے جائے فکر عاقبت

آتشوان نعمت میں دیتا ہوں یہ شکر اور کا ادا کرتے ہیں وہ  
 نعمتیں پس غنایت کیلئے سب کا شکر کر | غنیہ کی توصیف میں کیونکہ یہاں سب جلائے  
 نوان یہ نافرمانی یہی کرتے ہیں شکایت اور کی فرشتوں میں نہ کرتا اور تھوڑی سی بلا بھی  
 جو اونپر لاتا ہوں تو دفتر شکایت کے لوگوں میں کھول دیتا ہیں کہ  
 جرم کا تیری تو وہ رافت گاہ کرتا نہیں | تو بلا پر اداس کیوں لب پر شکایت لارے

### سناجات بدرگاہ قاضی الحاجات مولفہ

یا اَللّٰہِ یا اَللّٰہُ یا اَللّٰہُ  
 ماحی عَصیانِ غُفَّارِ الذُّنُوبِ  
 قادرِ دُیُومِ و حَیِّ بے زوال  
 مُنْعِمِ تَوَّابِ جَمَلِ و رَحِیمِ  
 شانِ تَوَلِّیِّ تُو اِنِّیْ بِتَوَلِّیِّکِ  
 بانی جَنَّتِیْ کی حاصل کر مراد  
 ملتی اربابِ دُنْیَا سے نہوں  
 جانِ جَبَّتِکِ اِخْلُ قَلْبِیْ  
 یہ کاموں کی مجھے تُو نہ ترہ  
 اِنِّیْ بِتَوَلِّیِّکِ اِخْلُ قَلْبِیْ  
 اِنِّیْ بِتَوَلِّیِّکِ اِخْلُ قَلْبِیْ  
 اِنِّیْ بِتَوَلِّیِّکِ اِخْلُ قَلْبِیْ

عفو فرماے گناہ نہ نہیں  
 قاضی الحاجات و ستارِ اُیُوبِ  
 رافع و باسط غنی ذوالجلال  
 معطی و دہابِ فَتَّاحِ و کریمِ  
 اور حرمت سے شہ لولا کی  
 اور مقصد میرے یارب العباد  
 تیرے ہی درگاہ اِسْتِکْرَامِ  
 حُب و الفت کی تری طالب رہے  
 فعل بد سے دل کو بے پھیر لے  
 شل اُنیہ بنا سٹھرا یہ کھڑ  
 حام نافع بخش یارب العلا

